جلد ۲۲	مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۶ جون ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۸۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو

فرمایا "ملک کی بدقسمتی ہے۔ جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کے دل ڈرتے نہیں۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں چھپ کر آؤنگا۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤنگا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا۔ کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا۔ یا کچھ حصہ رات میں سے۔ یا ایسا وقت ہوگا۔ جو اس سے قریب ہے۔ پس اے عزیزو! تم جو خدا تعالےٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اپنی توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو۔ کہ خدا تعالےٰ کا غضب آسمان پر بھڑکا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھائے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہیں۔" (الحکم ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء)

ان الفاظ کو سامنے رکھ کر کوئٹہ کے زلزلہ کے حالات کا مطالعہ کیا جائے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج سے تیس سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی خبر بتا دی تھی۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ جون سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی خیر و عافیت ہے۔

میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سول سرجن راولپنڈی چند دن کی رخصت پر تشریف لائے ہیں۔

آج صبح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے محلہ دار البرکات میں ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب زاہدان کے مکان کی بنیاد رکھی۔ اور دعا فرمائی۔ نیز مولوی علی محمد صاحب اجمیری مبلغ کے نوتعمیر مکان پر دعا فرمائی۔

اخبار احمدیہ

زلزلہ زدہ علاقہ سے ایک احمدی کا خط

سپینز نڈ ریلوے سٹیشن سے جو کوئٹہ سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے بابو محمد اسمٰعیل صاحب فوق احمدی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ۷ جون کے خط میں لکھتے ہیں۔ زلزلہ سے ۹۵ فی صدی بلوچستان کے آدمی مر گئے ہیں خدا کے فضل سے میں بچ گیا ہوں۔ صرف تن کے کپڑے باقی ہیں۔ دو دن سے کھانا نہیں کھا سکا۔ باہر خیموں میں رہتے ہیں۔ دعا کرتے رہیں ابھی تک زلزلے آ رہے ہیں۔ تباہی دیکھی نہیں جاتی:۔

ایک مفلس بھائی کی درخواست برائے اخبار

میں یہاں اکیلا احمدی ہوں۔ مفلسی کی وجہ سے قیمت اخبار ادا نہیں کر سکتا۔ غیر احمدی بھی یہاں الفضل کو بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ اور اس طرح یہ تبلیغ کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔ اگر کوئی بھائی قیمت ادا کر کے میرے نام اخبار جاری کرا دیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے گا:۔ خاکسار غلام نبی مستری چک نمبر ۱۰۲ نزد اسلام پور ڈاکخانہ چک نمبر ۱۰۱ ضلع لائل پور:۔

بیڑی کے سیل بنانے کا نسخہ

اخبار "الفضل" کے ذریعہ میں نے اعلان کیا تھا کہ اگر کسی دوست کو بیڑی کے سیل بنانے کے نسخہ کی ضرورت ہو۔ تو میں مفت بتانے کے لئے تیار ہوں۔ اس پر ہندوستان کے مختلف مقامات سے خطوط اتنی بڑی تعداد میں مجھے آئے ہیں۔ کہ فوری طور پر سب کو جواب نہیں دیا جا سکتا۔ چونکہ نسخہ لمبا ہے۔ اور ہر ایک کو لکھنے میں کافی دیر لگے گی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دوست مطمئن رہیں۔ سب کو آہستہ آہستہ نسخہ انشاء اللہ بھیج دیا جائے گا میرا ارادہ ہے۔ کہ یہ نسخہ ہینڈبل کی صورت میں چھپوا کر دوستوں کو مفت بھیج دوں۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ ارسال کرنا چاہیئے۔ خاکسار احمد اللہ خاں ہیڈ کلرک ملٹری ڈیڑزی ہسپتال ایبٹ آباد:۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۸ مئی تا ۴ جون ۱۹۳۵ء بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	پتہ	نمبر	نام	پتہ
	دستی بیعت		۸	زینب بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۱	شیخ فیروز دین صاحب	ضلع لاہور	۹	عزیز بیگم صاحبہ	"
۲	مرزا محمد اشرف بیگ صاحب	ضلع گورداسپور	۱۰	محمد محبوب اللہ صاحب	سندھ
۳	خواجہ محمد اقبال صاحب	ضلع سیالکوٹ	۱۱	کے ایم محی الدین صاحب	کالی کٹ
۴	محمد علی صاحب	ضلع لائل پور	۱۲	محمد شفیع صاحب	ضلع سیالکوٹ
۵	محمد رفیع القدر صاحب	ضلع لاہور	۱۳	حمیدہ بیگم صاحبہ	ضلع گورداسپور
	تحریری بیعت		۱۴	محمد اسمٰعیل صاحب	ضلع جالندھر
۶	بختاور بی بی صاحبہ	ضلع لاہور	۱۵	محمد نسیم صاحب	لکھنؤ
۷	چودھری غلام محمد صاحب	ضلع گجرات	۱۶	محمد احمد الخضر جی آفندی	قاہرہ

تصحیح: ۱۶؍ مئی کے الفضل میں بیعت کنندگان کی جو فہرست درج ہوئی اس میں نمبر ۲ پر دلیب الدین مصلی نام لکھا گیا ہے۔ اصل میں یہ نام دلیل الدین مصلی ہے:۔

سلور جوبلی میڈل

(۱) منشی کریم بخش صاحب آف پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ۔ گورنمنٹ آف انڈیا کو ان کی خدمات کے صلہ میں جوبلی میڈل عطا ہوا ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ میں صرف آپ ہی ایک مسلمان ہیں۔ جنہیں یہ اعزاز ملا۔ خاکسار ضیاء الدین احمد از شملہ (۲) چودھری اللہ دتا صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر لائل پور کو سلور جوبلی کی تقریب پر ان کے حسن کارکردگی کے صلہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے ایک میڈل عطا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو مبارک کرے:۔ خاکسار غلام احمد مولوی فاضل سکرٹری تعلیم و تربیت لائل پور:۔

درخواست ہائے دعا

محمد شفیع صاحب الہ آباد اپنے لڑکے نثار اللہ اور دیر کے مستقل روزگار کے لئے احسان علی صاحب اپنے چچا زاد بھائی عطاء الرحمٰن کی بی۔ اے۔ میں کامیابی اور ان کے والد ڈاکٹر اقبال علی صاحب کے لئے جن کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ فیروز الدین صاحب اپنی ترقی اور فوجداری مقدمہ میں کامیابی کے لئے حکیم محمد قاسم صاحب اولاد نرینہ اور قرضہ سے نجات پانے نیز اپنی اہلیہ و ہر دو لڑکیوں کی صحت کے لئے محمد ابراہیم صاحب تنگانہ جو تین ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں اپنے لئے۔ محمد حسین شاہ صاحب کے لڑکے محمد جی صاحب کی سیکنڈ ایر میں کامیابی کے لئے امۃ الرحیم صاحبہ بنت میاں نظام الدین صاحب قادیان اپنے چھوٹے بھائی رشید الدین کی صحت کے لئے منظر بھاگپوری جو عرصہ چار ماہ سے سخت بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے رحمت خان کے والد چودھری سلطان بخش صاحب جو ایک لمبے عرصہ سے اسہال پیچش اور بخار سے سخت لاغر ہو گئے ہیں انکی صحت کے لئے حاجی محمد منظیر صاحب شاہ جہانپوری کے ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے ابو الحسن صاحب کا لڑکا محمد ابو رشید جو امسال بی۔ اے آنرز کے امتحان میں کامیاب ہوا ہے۔ اس کی آئندہ ترقیات کے لئے چودھری مولا بخش صاحب نمبردار چک ۳۵ سرگودھا کے دو پوتوں کو ٹائیفائڈ بخار ہے ان کی صحت کے لئے شیخ اصغر علی صاحب کے ایک لڑکے کو جلدی بیماری سے تکلیف ہے۔ باوجود کافی علاج کرنے کے ہر سال بیماری عود کر آتی ہے۔ اس کی صحت کے لئے ولی محمد صاحب میر لدھیانوی عرصہ گیارہ ماہ سے ایک مہلک مرض میں مبتلا ہے۔ ان کی صحت کے لئے۔ محمد شمس الدین صاحب کی اہلیہ کی صحت کے لئے۔ منشی کریم بخش صاحب آف پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ۔ گورنمنٹ آف انڈیا کی تندرستی نذیر احمد صاحب دہلوی کے لڑکے منیر احمد صاحب کی صحت اور قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کے بڑے لڑکے خلیل احمد کی صحت کے لئے جو ۲۱ دن سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں:۔

ولادت

(۱) مورخہ ۷؍ مئی ۱۹۳۵ء کو میرے ہاں دوسری لڑکی تولد ہوئی۔ احباب اس کی درازی عمر اور سعادتمندی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اس کی والدہ کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ خاکسار شیخ محمد عفی اللہ عنہ (ٹباکوی) از کوئٹہ (۲) ۲۶؍ مئی اس عاجز کے گھر میں فرزند تولد ہوا۔ جس کا نام محمود احمد رکھا گیا ہے۔ جملہ اصحاب و بزرگان ملت سے استدعا ہے۔ کہ وہ مولود مسعود کے واسطے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ عبد المجید کراچی

دعائے مغفرت

(۱) میاں احمد الدین صاحب زرگر محصل چندہ کشمیر کمیٹی کا چھوٹا لڑکا رشید الدین بعارضہ ٹائیفائڈ مورخہ ۲ جون کو فوت ہو گیا۔ احباب والدین کے لئے دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار عبد المنان قادیان (۲) ۲ جون مستری قطب دین صاحب آف گولیکی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے وفات پا گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں (۳) مبارک احمد خان سکنہ نکودر ضلع جالندھر نے مورخہ ۱۴؍ مئی ۱۹۳۵ء بعمر ۲۱ سال وفات پائی احباب دعائے مغفرت کریں:۔ خاکسار حاجی غلام احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

علاقہ کوئٹہ میں قیامت کا نظارہ پیش کرنیوالا زلزلہ

وہ خدا جو اپنی مخلوق پر بے حد وحساب شفقت کرنے والا۔ اس کے لئے آرام و آسائش کے سامان مہیا کرنے والا۔ اور ایسے انواع واقسام کے انعامات عطا کرنے والا ہے جب دیکھتا ہے۔ کہ اس کے بندے صراط مستقیم کو چھوڑ کر ہلاکت اور بربادی کی راہ پر چل رہے ہیں۔ اور معبود حقیقی سے مونہہ موڑ کر ظلمت اور تاریکی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ تو اس کی رحمت کا دریا جوش میں آتا ہے۔ اور وہ اہل دنیا کو سیدھا رستہ دکھانے اور اپنے نور کا پتہ بتانے کے لئے اپنا کوئی مامور و مرسل بھیج دیتا ہے۔ جو ایک طرف تو کھلے اور واضح الفاظ میں لوگوں کو اپنے خالق و مالک کے آستانہ کی طرف بلاتا ہے۔ بدیوں اور بدکرداریوں کے ترک کرنے کے لئے توجہ دلاتا ہے۔ اور دوسری طرف نہایت ہی درد بھرے دل کے ساتھ آگاہ کرتا ہے کہ اگر تم نے میری آواز پر کان نہ دھرا۔ اور اپنی اصلاح نہ کی۔ تو خدا تعالےٰ کا غضب تم پر نازل ہوگا۔ آخر جب اس کا انذار و تبشیر بے اثر رہتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں لوگوں کی شوخیوں اور شرارتوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کا غضب بھڑکتا ہے۔ اور دنیا اس کے قہر کا نمونہ دیکھ لیتی ہے :۔

ازمنہ ماضیہ کے نہ صرف اس قسم کے بہت سے واقعات زبان حال سے بعد میں آنے والوں کو درس عبرت دے رہے ہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کا یہ اٹل قانون اس کے صحیفۂ پاک میں موجود ہے۔ کہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنی ہم اس وقت تک دنیا میں ہیبت ناک عذاب نازل نہیں کرتے۔ جب تک اپنی طرف سے رسول نہ مبعوث کرلیں۔ لیکن ہائے افسوس۔ کہ ایک طرف تو دنیا عذاب پر عذاب اور مصیبت پر مصیبت آنے کی وجہ سے چلا رہی۔ اور شور مچا رہی ہے کہ نہ صرف آسمانی اور زمینی مصائب و آلام کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر آنے والی مصیبت پہلے سے بڑھ کر آرہی ہے۔ اور دوسری طرف نہ تو لوگ بداعمالیوں اور بدکرداریوں سے باز آتے ہیں۔ اور نہ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ایسے ہولناک عذاب آنے سے قبل جب کسی رسول کا مبعوث ہونا ضروری ہے۔ تو وہ کون ہے۔

موجودہ زمانہ میں جب کسی عقل و سمجھ رکھنے والے انسان کے لئے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوسکتا۔ کہ ہر قسم کی برائیاں اور بدکاریاں انتہا کو پہنچ چکی ہیں۔ ہر طرف ظلمت اور تاریکی چھا چکی ہے تو ضروری تھا کہ خدا تعالےٰ اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اپنی سنت کے مطابق کوئی مرسل بھیجتا چنانچہ وہ مرسل آیا۔ اور اس نے آکر ایک طرف تو یہ خوشخبری سنائی۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے

لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

اور دوسری طرف نہایت درد بھرے دل کے ساتھ یہ کہا۔ "وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی"۔

نیز آپ نے اہل ہند کو خاص طور پر مخاطب کرکے فرمایا۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"۔

آخر وہ وقت آ پہنچا اور اہل ہند قیامت کا نظارہ دیکھتے چلے جا رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ہی سال علاقہ بہار میں جو کچھ ہوا۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ اور ابھی اس کی یاد تازہ ہی تھی۔ کہ اس سے بھی بڑھ کر ہیبت ناک اور تباہ کن قہر الٰہی زلزلہ کی شکل میں کوئٹہ کے علاقہ میں نازل ہوا۔ جہاں آن کی آن میں ایک بہت بڑا علاقہ تباہ و برباد ہو گیا۔ ہزارہا جانیں تلف ہوگئیں۔ کروڑہا روپیہ کی جائدادیں ضائع ہوگئیں۔ اور ایسا بھیانک منظر پیدا ہوگیا۔ کہ جس کا ذکر کرنے سے قلم عاجز اور زبان گنگ ہے۔ اس وقت تک کا اندازہ یہ ہے۔ کہ ۵۶ ہزار میں سے ۴۰ ہزار لوگ ہلاک ہو گئے۔ ایک حصہ زخمی ہوئے اور ایک حصہ بچے۔ کئی آباد مقامات صفحۂ ہستی سے نابود ہو گئے ہیں۔ اور صاف الفاظ میں اقرار کیا جا رہا ہے۔ کہ "یہ خدائی قہر ہے۔ جو کوئٹہ اور اس کے آس پاس کے دیہات پر نازل ہوا"۔ (پرتاپ ۳ جون) "کوئٹہ زلزلہ کی انتہائی شدت سے عرصۂ محشر بن گیا"۔ (ریاست ۲ جون) "کوئٹہ کے قیامت خیز زلزلہ میں تیس ہزار اشخاص ہلاک و زخمی"۔ (الامان ۳ جون) "کوئٹہ میں زلزلہ سے قیامت صغریٰ کا ظہور" (انقلاب ۲ جون) "کوئٹہ کا قیامت خیز زلزلہ" (احسان ۳ جون)

ان الفاظ کو پیش نظر رکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے کئی سال قبل اہل ہند کو جس وقت سے ڈرایا تھا۔ اس کے ظہور پذیر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہ گیا۔ اگر اب بھی لوگ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف رجوع نہ کریں۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس قسم کے ہولناک نظارے دنیا کو اور بھی دیکھنے پڑیں گے :۔

اس موقعہ پر ہم جہاں ان تمام مصیبت زدہ لوگوں سے جنہیں کوئٹہ۔ اور اس کے مضافات میں سو و آلام ہونا پڑا۔ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے۔ اور ان کی مصیبت کو کم کرنے کی کوشش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ وہاں ہر اس شخص سے جو مسلمان کہلاتا۔ خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین رکھتا۔ اور قرآن کریم کو اس کا صحیفہ سمجھتا ہے۔ عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ غور کرے۔ جب خدا تعالےٰ کا یہ ارشاد ہے۔ کہ وہ دنیا میں ہیبت ناک عذاب اس وقت تک نہیں بھیجتا۔ جب تک رسول مبعوث نہ کرے۔ ادھر پے بہ پے ہولناک عذاب آرہے ہیں۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (جنہوں نے اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کا رسول ہونے کا دعوےٰ کیا) کی صداقت میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے :۔

خود تسلیم کردہ غلط بیانی پر "احسان" کا اصرار

جس مخبوط الحواس کی گرفتاری کے متعلق ہم دو دفعہ لکھ چکے ہیں۔ اور صاف طور پر بتا چکے ہیں کہ اس کے متعلق مقامی پولیس کو اطلاع خود ہم نے دی۔ ورنہ پولیس کو اس کے متعلق کوئی علم نہ تھا۔ اس کی نسبت "احسان" میں ابھی تک یہ غلط بیانی کی جا رہی ہے۔ کہ اسے احمدیوں نے آغا عنایت اللہ احراری کو قتل کرنے کے لئے بلایا تھا۔ اور یہ کہ اس کے پاس سے بہت سی چٹھیاں پولیس نے پکڑی ہیں جن میں سے کئی ایک حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہیں :۔

اگرچہ یہ سب باتیں عقل و فکر سے بالکل دور ہیں۔ تاہم "احسان" انہیں بار بار پیش کرتا جا رہا ہے۔ اور حیرت یہ ہے۔ کہ ۵ جون کے پرچہ میں جہاں اس نے یہ لکھا ہے کہ "اس کے پاس سے مرزا بشیر الدین محمود کا کوئی خط نہیں نکلا"۔ وہاں دروغگو را حافظہ نباشد کا مصداق بن کر یہ غلط بیانی کرنے سے باز نہیں رہا۔ کہ "ملزم کی تلاشی پر اس کی جیب سے پچاس کے قریب خطوط برآمد ہوئے تھے جن میں دو خط مرزا بشیر کے بھی تھے"۔

گویا ایک ہی پرچہ میں ایک طرف تو سابقہ غلط بیانی کی تردید کی جا رہی ہے۔ اور دوسری طرف اسے پھر دہرایا جا رہا ہے :۔

لوگوں کی عقل و سمجھ پر احمدیت کی عداوت کی وجہ [illegible]

آنریبل خان بہادر چودہری محمد دین صاحب کو نواب کا خطاب

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ جماعت احمدیہ کے نہایت معزز اور مخلص بزرگ جنہیں خدا تعالےٰ نے سلسلہ کی قابل رشک خدمات بجالانے کی سعادت بخش رکھی ہے یعنی آنریبل خان بہادر چودہری محمد دین صاحب ریونیو منسٹر بہاولپور۔ ممبر کونسل آف سٹیٹ۔ انہیں ملک معظم کے یوم ولادت پر نواب کا اعزازی خطاب حاصل ہوا ہے۔ آپ ہی پہلے احمدی ہیں جنہیں حکومت انگریزی سے یہ خطاب ملا ہے۔ ہم اس اعزاز پر جناب چودہری صاحب موصوف اور ان کے تمام خاندان کو جو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت بڑا اور نہایت مخلص خاندان ہے۔ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس اعزاز کو بابرکت بنائے۔ یہ بات خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہے۔ کہ ملک معظم کے یوم ولادت اور سلور جوبلی کی تقریب پر پنجاب میں "سر" اور "نواب" کے خطابات حاصل کرنے والے صرف احمدی ہیں۔

صادق مدعی نبوت کے زمانہ میں کاذب مدعیان نبوت کا وجود

اخبار "احسان" نے اپنے یکم جون کے پرچہ میں ازراہ طعن لکھا ہے "مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ اور ملک کے ہر گوشے سے سینکڑوں مدعیان نبوت و الہام پیدا ہوگئے"۔ اس کے ساتھ ہی اگر یہ بھی لکھ دیا جاتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کا دعوےٰ کیا۔ تو اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب وغیرہ کئی کاذب مدعیان نبوت آپ کی زندگی میں ہی پیدا ہوگئے۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو معترض کو اپنے اعتراض کا جواب خود ہی مل جاتا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ نبوت صادقہ کی مثال ابر رحمت کی سی ہوتی ہے۔ آسمان سے جب بارش برستی ہے۔ تو جہاں زمین سے اچھی سبزیاں اگتی ہیں۔ وہاں بدبودار نباتات بھی اپنا سر نکال لیتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے جب اصلاح خلق کے لئے اپنا صادق مامور بھیجا ہے۔ تو کاذب مدعی بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ بہت جلد ناکام ہو کر نسیاً منسیاً ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح اپنا جھوٹا ہونا ثابت کر دیتے ہیں۔ مگر صادق ترقی کرتا۔ اور مضبوطی حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ آپ کی جماعت نے حیرت انگیز ترقی کی۔ اور کرتی جارہی ہے مگر وہ لوگ جنہیں آپ کے مقابلہ میں مدعیان نبوت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ ان میں سے کوئی ایک ہی بتاؤ۔ جسے کامیابی حاصل ہوئی ہو۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔

کوئٹہ کے احمدیوں کے متعلق اعلان

حادثہ کوئٹہ کے متعلق اس وقت تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل احمدی احباب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔

(۱) شیخ کریم بخش صاحب مالک اقبال بوٹ ہوس مع اہل وعیال (۲) ماسٹر محمد یوسف صاحب درزی مع اہل وعیال (۳) چودہری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ مع اہل وعیال۔ (۴) بابو محمد عبداللہ صاحب کلرک اُرسل (۵) یوسف خانصاحب ٹانگے والے (۶) محمد فاضل صاحب ایجنٹ اخبار الفضل و ایجنٹ سنگر مشین۔ (۷) فضل دین صاحب ٹانگے والے۔ (۸) بابو محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر پیپرز نڈ (۹) ٹیلر ماسٹر غلام محمد صاحب (۱۰) میاں فضل حق صاحب دوکاندار۔ (۱۱) مستری رحیم بخش صاحب۔ (۱۲) مستری کریم بخش صاحب۔

مندرجہ ذیل احباب کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ مجروح ہوئے۔ اور زیر علاج ہیں:-

(۱) بابو محمد عبداللہ صاحب کلرک میونسپل کمیٹی۔ (۲) ڈاکٹر محمد یوسف صاحب جمعدار (۳) ماسٹر کرم دین صاحب درزی (۴) ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب درزی (۵) نیک محمد صاحب پٹھان بوٹ ساز (۶) سیٹھ عبداللہ صاحب بوٹ مرچنٹ (۷) اہلیہ سیٹھ صاحب (۸) یوسف ولد سیٹھ عبداللہ صاحب۔

باقی احباب کے متعلق ابھی یقینی طور پر کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ البتہ یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ بعض ہمارے احباب فوت ہوئے ہیں۔ اور جماعت کا مالی نقصان بھی ہوا ہے۔

تفاصیل کے ملنے اور ان کی تصدیق ہوجانے پر مزید اطلاع شائع کی جائیگی

(ناظر امور عامہ قادیان)

نہایت افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت ہی رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ سید انعام اللہ شاہ صاحب سیالکوٹی ایڈیٹر اخبار دور جدید لاہور کا حیدرآباد دکن میں انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون شاہ صاحب اپنے کاروبار کے سلسلہ میں حیدرآباد گئے ہوئے تھے۔ کہ چند روز بیمار رہ کر وفات پاگئے مرحوم بڑی خوبیوں کے انسان تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے والہانہ اخلاص رکھتے تھے۔ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع اور نہایت اعلےٰ طبقہ کے لوگوں پر مشتمل تھا۔ نہایت ہوشیار اور زیرک انسان تھے۔ ہمیں اس حادثہ میں ان کے خاندان سے

یونیورسٹی کے اعلیٰ امتحان پاس کرنے والے احمدی اصحاب

(۱) یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اس سال علی گڑھ یونیورسٹی سے بی۔ اے کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے ہم اس کامیابی پر مولوی صاحب موصوف اور ان کے خاندان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(۲) اس سال پنجاب یونیورسٹی سے مسٹر محمد عبداللہ صاحب ابن جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے ایم۔ اے (ہسٹری) کا امتحان پاس کیا ہے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

(۳) چودہری انور حسین صاحب جو احراری لیڈر چودہری عبدالرحمٰن صاحب راہوں کے نہایت قریبی رشتہ دار ہیں۔ ایک مخلص نوجوان ہیں۔ اور جنہیں احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے سخت تکالیف اٹھانی پڑی ہیں۔ انہوں نے علیگڑھ یونیورسٹی سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ ان کی کامیابی اس لحاظ سے خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ناصر مولوی مظہر اللہ صاحب بخاری نے دیگر ذرائع سے ناکام رہ کر کہدیا تھا۔ کہ جب تک احمدیت ترک کریں گے کامیاب نہ ہونگے۔ دوسرے اصحاب جنہوں نے اس سال یونیورسٹیوں کے اعلیٰ امتحانات پاس کئے ہیں۔ ان کے متعلق اطلاع موصول ہونے

خان بہادر خلیفہ محمد اسد اللہ صاحب کو مبارکباد

حال میں شائع ہونے والی فہرست خطابات میں یہ دیکھ کر ہمیں بے حد مسرت ہوئی۔ کہ جناب خلیفہ محمد اسد اللہ صاحب لائبریرین امپیریل لائبریری کلکتہ کو خان بہادر کا خطاب ملا ہے جناب خلیفہ صاحب موصوف حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم و مغفور کے خاندان کے فرد ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہم زلف۔ اگرچہ وہ احمدی نہیں لیکن نہایت شریف انسان ہیں۔ ہم اس اعزاز پر ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ دنیوی اعزاز کے ساتھ انہیں دینی لحاظ سے بھی خاص اعزاز بخشے

جماعت احمدیہ قادیان کا چھبیس ۲۶ مئی کا شاندار جلسہ

اسلام میں خلافت و امامت کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کا اہم فرض

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کی صدارتی تقریر

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ وَّاذْکُرُوْا مَا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ کی

تلاوت کے بعد فرمایا :-

احباب میں اس وقت اس آیت کی جو میں نے تلاوت کی ہے ۔ تشریح نہیں کرنا چاہتا ۔ بلکہ اس آیت کے صرف اس حصہ کے متعلق جس کا ان تقریروں کے ساتھ تعلق ہے جو ابھی آپ نے سُنی ہیں ۔ کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔

احکام کی رُوح مدنظر رکھو

اللہ تعالیٰ خذوا ما اٰتینٰکم بقوۃ واذکروا ما فیہ سے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے اس بات کی تلقین فرماتا ہے ۔ کہ نجات پانے کے لئے صرف یہ ضروری نہیں ۔ کہ احکام کی ظاہری پابندی کی جائے ۔ بلکہ اس رُوح کا مدنظر رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے ۔ جو ان احکام میں پوشیدہ ہوتی ہے ۔ آپ جانتے ہیں ۔ کہ خلافت ۔ اور امامت ارکان اسلام میں سے اہم رکن ہے ۔ جس کے ذریعہ جماعت کا نظام قائم ہوتا ہے ۔ اور میں ضروری سمجھتا ہوں ۔ کہ اس رُوح کی وضاحت کروں ۔ جو خلافت و امامت کے معنوں میں پوشیدہ ہے ۔ نیز اس امتیاز کی بھی تشریح کروں ۔ جو اسلام نے امامت کے لئے قائم کیا ہے ۔ یہ میری مدت سے خواہش رہی ہے ۔ کہ میں آپ دوستوں کے سامنے اسلام کے اس رکن کے متعلق خیالات کا اظہار کروں ۔ الحمد للہ ۔ آج مجھے اس کا موقعہ ملا ۔

خلافت و امامت کے معنے

خلیفہ کے معنے جانشینی کے ہیں ۔ اور امام کے معنے پیشرو کے ۔ خلیفہ بحیثیت مرسل ربانی کا جانشین ہونے کے جماعت کا پیشرو ہوتا ہے ۔ اور اسے وُہ راہ دکھاتا ہے ۔ جو جماعت کو مختلف حالات میں اختیار کرنی چاہیئے ۔ وُہ آگے آگے چلتا ہے ۔ اور وہ راستہ دکھاتا جاتا ہے ۔ جو کامیابی کے لئے ضروری ہوتا ہے ۔ مگر وُہ اپنے اس وظیفہ کو صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتا ۔ تا وقتیکہ اس کے لئے وہ امتیاز تسلیم نہ کیا جائے ۔ جو اسلام نے اسے بطور حق دیا ہے ۔ وُہ امتیاز کیا ہے ؟ پیشتر اس کے کہ میں اس کی تشریح کروں میں دُنیا کے نظامات کو پیش کرتے ہوئے اس اصل کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس کے ذریعہ وُہ نظامات قائم ہیں :-

فوجی نظام کی کیفیت

دُنیا میں سب سے بڑھ کر مستحکم نظام وُہ ہے ۔ جو محکمہ فوج ہمارے سامنے پیش کرتا ہے ۔ فوج میں داخل ہونے سے پہلے ایک انسان آزاد ہوتا ہے ۔ اس کے اختیار میں ہوتا ہے کہ چاہے فوج میں داخل ہو ۔ یا نہ ہو ۔ سوائے خاص حالات کے اسے کوئی مجبور نہیں کرتا ۔ وُہ اپنی مرضی سے اپنے حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ فیصلہ کرتا ہے ۔ کہ فوج میں بھرتی ہو ۔ فوج میں بھرتی ہونے سے پہلے وہ خود مختار ہوتا ہے ۔ مگر جونہی کہ وُہ فوج میں داخل ہوتا ہے ۔ اس کے سارے اختیارات چھن جاتے ہیں ۔ وُہ دستہ فوج میں داخل ہو کر اس فوجی نظام کے ماتحت ہوتا ہے جس کے رُوح رواں یہ دو لفظ ہیں

Order and Obey.

حکم اور فرمانبرداری ۔ ان دو لفظوں پر فوجی انتظام کے استحکام کی بنیاد کھڑی ہے ۔ کمانڈر حکم دیتا ہے ۔ دائیں پھرو ۔ تمام کا تمام دستہ دائیں طرف پھر جاتا ہے ۔ اس حالت میں اگر کوئی سپاہی بجائے دائیں پھرنے کے دیدہ دانستہ بائیں طرف مڑتا ہے ۔ تو وُہ اس قابل نہیں ہوتا ۔ کہ دستہ فوج میں رہے اس کی پیٹی چھین لی جاتی ہے ۔ اور اسے باہر نکال دیا جاتا ہے ۔ اس لئے کہ وُہ فوج کی وحدت کو توڑتا ہے ۔ اور اس رُوح کو کچلتا ہے ۔ جس کے طفیل فوجی نظام کھڑا ہے ۔ اطاعت اور فرمانبرداری کی رُوح وُہ چیز ہے ۔ جس کے متعلق اگر پورے طور پر احترام نہ کیا جائے ۔ تو اس انتظام کا شیرازہ بکھر جاتا ہے ۔ فوجی انتظام کی ساری خوبی اس اطاعت اور فرمانبرداری کی رُوح میں مضمر ہے :-

امن کو برباد کرنے والے احتمالات کا ازالہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دُنیا میں ایک جماعت قائم کرنی چاہی ۔ تو آپ نے جہاں اس اصل کو قبول فرمایا ۔ وہاں ایسی تدابیر بھی اختیار فرمائیں ۔ جن سے ان احتمالات کا قطعی طور پر ازالہ ہو جاتا ہے ۔ جو نظام وحدت کو برباد کرنے کے لئے پیدا ہو سکتے ہیں ۔ اور میں جب اس نظام پر غور کرتا ہوں ۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے دُنیا میں قائم کیا ۔ تو بے اختیار میرا دل گواہی دیتا ہے ۔ کہ دُنیا کے کسی بڑے سے بڑے فلاسفر کے دماغ میں بھی نظام کی وُہ صورت اور کیفیت ۔ اور اسے قائم رکھنے والے وُہ وسائل نہیں آسکتے ۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے بتائے اور آپ کے ذریعہ دُنیا میں ایسی شکل میں ظاہر ہوئے ۔ کہ ایک بچہ بھی آسانی سے ان کو سمجھ سکتا ہے ۔ بلکہ ایک نابینا انسان بھی محسوس کر سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جماعت سے کیا چاہتے ہیں :-

نماز کی تصویری زبان سے جماعتی نظام کا سبق

اس بات کی وضاحت کے لئے میں نماز کی طرف توجہ دلاتا ہوں ۔ جو ہم دن رات میں پانچ بار مسجدوں میں ادا کرتے ہیں ۔ نماز میں ان تمام حالات کا خاکہ کھینچ دیا گیا ہے جو ہماری دُنیوی اور روحانی بہتری کے لئے ضروری ہیں ۔ نماز جسے مسلمانوں کے لئے معراج کہا گیا ہے ۔ اپنے اندر تصویری زبان میں وُہ سب باتیں رکھتی ہے ۔ جن پر جماعتی نظام کا دارومدار ہے ۔ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔ کل قد علم صلاتہ وتسبیحہ واللہ علیم بما یفعلون ۔ یعنی زمین و آسمان کی ہر شے نے اپنی اپنی نماز اور تسبیح خوب سمجھ لی ہے مگر انسان نے اپنی نماز کو نہیں سمجھا ۔ وُہ اپنی نماز اس نیت ۔ اس ارادے ۔ اور اس عزم کے ساتھ ادا نہیں کرتا ۔ جو نماز کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے ۔ بلکہ بغیر مقصد اور عزم ایک فعل ہے ۔ جو اس سے سرزد ہوتا ہے واللہ علیم بما یفعلون ۔ اللہ ان کی بے معنی حرکات سے خوب واقف ہے ۔

یہ آیت جب میں پڑھتا ہوں ۔ تو میں اپنے دل پر ایک چوٹ محسوس کرتا ہوں جس سے دل حسرتوں کا آماجگاہ بن جاتا ہے ۔ کہ ہم نے ابھی تک نماز کی قدر نہ کی ۔ اور جیسا حق تھا ۔ اسے ادا نہ کیا ۔ بلکہ بہت سے ہم میں سے ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک یہ بھی نہ سمجھا ۔ کہ ہماری نماز ہمیں کیا سکھاتی ہے ۔ اور ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے ۔ اگر ہم اپنی نماز کی کیفیات پر غور کریں ۔ اور ان مختصر حکموں کو اپنے پیش نظر رکھیں ۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے متعلق دیئے ہیں ۔ تو نہایت ہی وضاحت کے ساتھ ہماری آنکھوں کے سامنے اس اہم رکن کی بھی اہمیت اور حقیقت کھل جاتی ہے ۔ جو امامت کے نام سے موسوم ہے :-

مساجد میں دو نظارے

مسجد میں ہمارے سامنے دو نظارے ہر روز بلا ناغہ پیش ہوتے ہیں۔ ایک نظارہ ان افراد کا جو امام کے مصلے پر کھڑے ہونے سے پہلے اپنی اپنی جگہ اختلاف اور تفرقہ کی تصویر کھینچتے ہیں۔ اور اس تصویر سے یہ بتلاتے ہیں۔ کہ اگر افراد کو اپنی مرضی پر چھوڑ دیا جائے۔ تو کیا حال ہوتا ہے۔ امام کے مصلے پر کھڑے ہونے سے پہلے افراد کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ کوئی ان میں سے کانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نماز کی نیت کر رہا ہوتا ہے۔ کوئی سینہ پر ہاتھ رکھے نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔ کوئی رکوع میں ہوتا ہے۔ کوئی سجود میں۔ کوئی بیٹھا التحیات پڑھ رہا ہوتا ہے۔ کوئی دائیں طرف سلام پھیر رہا ہوتا ہے۔ کوئی بائیں طرف اور کوئی ذکر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے۔ بعض بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ کسی کا مونہہ مشرق کی طرف اور کسی کا مغرب کی طرف ہوتا ہے۔ غرض تفرقہ اور اختلاف مجسم صورت میں نمایاں ہوتا ہے اور یہ کیفیت واضح طور پر بتلاتی ہے۔ کہ افراد جب بھی اپنی مرضی پر چھوڑے جائیں۔ ضرور ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی راہ لے اور وحدت میں منسلک ہونے کے لئے وہ ایک امام کے محتاج ہیں۔ چنانچہ جونہی امام مصلے پر کھڑا ہوتا ہے۔ اور اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز بلند ہوتی ہے۔ تمام افراد کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ جس حالت میں ہوں۔ اسے چھوڑ کر امام کے پیچھے صف بستہ ہو جائیں۔ اس کے کھڑے ہونے کے ساتھ کھڑے ہوں اس کے جھکنے کے ساتھ جھکیں۔ اور اپنی تمام حرکات و سکنات میں امام کے ساتھ ایسے وابستہ ہو جائیں۔ کہ ان میں کوئی دوئی اور تفرقہ نہ رہے۔ ایک ہی چیز کہ امام کی حرکت میں حرکت ہو اور اس کے سکون میں کامل سکون کا نظارہ پیش کرے۔

امام کی کامل اطاعت مقتدی کا فرض ہے

اس حالت میں کسی مقتدی کے لئے جائز نہیں ہوتا۔ کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی حرکت کرے اسلام ہر مقتدی کے لئے یہ فرض قرار دیتا ہے۔ کہ امام کی اتباع میں جماعت میں داخل ہو کر نہ اس کی کوئی مرضی رہے۔ نہ اس کا کوئی اپنا اختیار رہے۔ یہاں تک کہ اس کے لئے یہ بھی جائز نہیں رکھا۔ کہ اس کی کوئی مستقل نیت ہو۔ اگر کوئی فرد مستقل نیت کیساتھ جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ تو شریعت اسلامی یہ کہتی ہے۔ کہ مقتدی کی نیت پر اعتبار نہیں ہوگا۔ بلکہ امام کی نیت دراصل قابل اعتبار ہوگی۔ اسلام کا یہ عام مسئلہ سب لوگ جانتے ہیں کہ اگر امام ظہر کی نماز اتفاق سے قضا کر کے عصر کے وقت پڑھا رہا ہو۔ اس وقت ایک شخص آتا ہے جسے علم نہیں۔ کہ امام ظہر کی نماز پڑھا رہا ہے۔ بلکہ عصر کے وقت کا اندازہ کر کے وہ یہ سمجھتا ہے کہ عصر کی نماز ہو رہی ہے اور وہ عصر کی نماز کی نیت کر کے جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ مگر سلام پھیرنے پر اسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ظہر کی نماز پڑھائی گئی ہے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے رو سے اس کی اپنی نیت کے مطابق عصر کی نماز نہ ہوگی۔ بلکہ امام کی نیت کے مطابق ظہر کی نماز ہوگی۔ اس ارشاد سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دراصل اسلام نے مقتدی کے لئے یہ بھی جائز نہیں رکھا۔ کہ اس کی کوئی مستقل نیت ہو۔ اس کی وہی نیت ہوگی۔ جو امام کی ہوگی۔

وحدت و یگانگت کے لئے ایک سلک میں منسلک ہونا

غرض اسلام ایک مضبوط اور منظم جماعت جو وحدت اور یگانگت کا مجسمہ ہو۔ پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری قرار دیتا ہے۔ کہ افراد ایک ایسے امام کے ساتھ منسلک ہوں۔ جو ان کے لئے مطاع ہو۔ اور جس کی ہر نیت جس کی ہر حرکت اور سکون کے ساتھ وہ وابستہ ہوں۔ یہ ایک پہلا اور آخری امتیاز ہے۔ جو اسلام نے امامت کے لئے قائم کیا۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ ان احتمالات کا بھی سدباب کیا ہے۔ جن سے جماعت کی وحدت اور یگانگت میں رخنہ پیدا ہوتا ہے۔

فساد انگیز خیال

آپ جانتے ہیں جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے والا عام اور بڑا سبب یہ ہوا کرتا ہے۔ کہ کسی فرد کے سر میں یہ بات سما جائے۔ کہ امام نے فلاں بات میں غلطی کی ہے۔ اور وہ اس غلطی پر شور مچانے اور لوگوں کے خیالات پراگندہ کرنے کی کوشش کرے۔ یہاں تک کہ دو چار ساتھی بنا کر الگ ہو جائے۔ جیسا کہ تاریخ احمدیت میں اہل پیغام نے کیا۔ ہماری نماز اپنے اندر اس قسم کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے عجیب تریاق رکھتی ہے۔ کاش کہ ہر مسلمان اس پر غور کرے اور فائدہ اٹھائے۔ نماز میں بھی امام سے بھول چوک ہو جاتی ہے۔ اسلام ہمیں اس کے متعلق یہ حکم دیتا ہے۔ کہ اگر امام بھول جائے۔ مثلاً بجائے اٹھنے کے بیٹھا رہے۔ تو اس وقت مقتدیوں کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ یہ کہنا شروع کر دیں۔ کہ امام صاحب آپ بھول گئے ہیں۔ کھڑے ہو جائیے۔ اس قسم کی گفتگو سے اسلام نے منع کر دیا ہے۔ اور یہ تعلیم دی ہے۔ کہ مقتدی سبحان اللہ کہیں جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہر قسم کی بھول چوک سے اللہ تعالےٰ ہی پاک ہے۔ اور یہ ایک اشارہ و کنایہ ہے۔ امام کو بتانے کا۔ گویا وہ خود سوچے کہ وہ بھول گیا ہے۔

انتہائی ادب

یہ انتہائی ادب ہے۔ جو امام کے بھولنے کے وقت مقتدیوں کو اسلام سکھاتا ہے۔ اور اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اسلام مقتدیوں کے لئے یہ جائز قرار نہیں دیتا۔ کہ جب امام بھول جائے یا غلطی کرے۔ تو مقتدی اپنے دائرہ ادب سے باہر ہو جائیں۔ بلکہ ان کا فرض ہے۔ کہ مودبانہ طریقے سے امام کو غلطی پر آگاہ کریں۔ لیکن اگر ایک یا دو کے سبحان اللہ کہنے پر امام بیٹھا ہی رہے۔ اور کھڑا نہ ہو۔ تو پھر اسلام نے مقتدیوں کو یہی تلقین کی ہے۔ کہ وہ بھی امام کے ساتھ بیٹھے رہیں یہ نہ ہو۔ کہ امام تو بیٹھا رہے۔ اور مقتدی جو یہ سمجھتے ہوں۔ کہ امام سے بھول ہو گئی ہے کھڑے ہو جائیں۔ اس خیال سے کہ بیٹھنے کے ساتھ ان کی نماز میں خلل واقع ہوگا۔ اگر ہزارہا مقتدی بھی ہوں اور سب کو کامل یقین ہو۔ کہ امام کو بجائے بیٹھنے کے کھڑا ہونا چاہیئے تھا۔ تب بھی ان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ امام کے بیٹھنے پر اپنی نمازوں کو درست رکھنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ امام کے بیٹھنے کے ساتھ بیٹھے رہیں۔ اور اسلام کا خدا اللہ سے یہ حتمی وعدہ کرتا ہے۔ کہ امام کی اطاعت کی برکت سے جو نماز کی روح رواں ہے۔ ان کی اس نماز کو بھی قبول کرے گا۔ یہ وہ روح ہے۔ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں۔ پس نہایت ہی بدبخت ہے۔ وہ انسان جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سکھایا ہوا سبق یاد نہیں رکھتا۔ اور اسے بھلا دیتا ہے۔

امام سے پہلے سجدہ کے لئے جھکنا

قرآن مجید میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ یعنی ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سبق سمجھانے کے لئے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ ایک اور ارشاد فرمایا ہے۔ جو اس سبق کو بہت واضح کرتا ہے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ نماز میں سب سے زیادہ مقدس مقام سجدے کا مقام ہے۔ کیونکہ سجدہ میں انسان اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالےٰ کے حضور گر جاتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ سجدہ میں انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ترین ہو جاتا ہے۔ اور اسے خدا تعالیٰ کے حضور حاضری کا موقعہ ملتا ہے۔ چاہیئے کہ اس وقت وہ درگاہ الٰہی میں اپنی حاجتوں کو پیش کرے۔ ایسے مقدس قرب الٰہی کے بہترین مقام کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر کوئی مقتدی امام سے پہلے سجدے میں جا گرتا ہے۔ تو وہ خوش نہ ہو۔ کہ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کے حضور جا گرا۔ یہ سجدہ باوجود اس کے کہ نہایت ہی مقدس مقام ہے۔ بوجہ اس کے کہ وہ امام کی اطاعت سے باہر ہوا۔ اس کے لئے لعنت کی شکل میں تبدیل کر دیا جائیگا۔ اور قیامت کے دن اسکی اس بدعملی کے نتیجہ میں اس کی شکل و صورت انسان کی سی نہ ہوگی بلکہ گدھے کی سی ہوگی۔ یعنی اس سزا سے اسے بتایا جائے گا۔ کہ تو انسان نہ تھا۔ تو نے اسلام کے مغز کو نہ سمجھا۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے مغز کو مختلف پیرایوں میں کھول کھول کر رکھ دیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ امام کی غلطی کے ساتھ غلطی کرنے میں نماز رد نہیں ہوتی۔ بلکہ مقبول ہوتی ہے۔ اور اس کی اطاعت سے باہر نکل کر بھلے سے اعلیٰ کام بھی رد کر دیا جاتا ہے۔ اور انسان کے لئے مبارک نہیں ہوتا۔ بلکہ منحوس ہو جاتا ہے۔ جس وضاحت کیساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے مقام اور شان کی وضاحت فرمائی ہے۔ اس سے بڑھ کر انسان کے لئے تصور میں نہیں آسکتا۔ امام ایک ایسی شخصیت ہے۔ جو ہر حالت میں جماعت کے لئے مطاع ہے۔ اگر یہ امتیاز نہیں تو نہ امام امام کہلا سکتا ہے اور نہ جماعت جماعت۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصریحات

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام کی اس امتیاز پر یہاں تک زور دیا ہے کہ ان کے نزدیک نماز اپنے پایہ کمال تک نہیں پہنچتی۔ جب تک کہ امام کو ہر بات میں مطاع تسلیم نہ کر لیا جائے۔ اور افراد اپنے اس مقام کو نہ سمجھ لیں۔ کہ انہوں نے ہر حالت میں امام کی اقتدا کرنی ہے۔ آپ نے اس بات کے سمجھانے کے لئے دو باب یکے بعد دیگرے باندھے ہیں۔ ایک باب میں فقہاء کے اس مسئلہ کو لیا ہے کہ آیا کوئی حرکت کرنے سے نماز میں خلل آتا ہے۔ یا نہیں۔ بعض فقہاء کا یہ خیال ہے کہ جسم کو ہاتھ سے کھجلانے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹنے میں نماز ناقص ہو جاتی ہے امام بخاری ایسے فقہاء کے ساتھ اتفاق نہیں کرتے۔ اور اپنی رائے کی تائید میں یہ واقعہ پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن با جماعت نماز پڑھا رہے تھے۔ اور اپنی نواسی امامہ کو جو چھوٹی بچی تھی اٹھائے ہوئے تھے۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو امامہ کو نیچے بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے۔ تو اٹھا لیتے یہ واقعہ پیش کر کے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ سمجھانا چاہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں کوئی نقص نہیں آیا۔ اور نہ ہی اس قسم کی ظاہری باتوں سے نماز میں کوئی نقص آتا ہے۔ ظاہر میں فقہاء کے اس قسم کے فتووں کو رد کرنے کے بعد آپ ایک دوسرا باب قائم کرتے ہیں۔ جس کا عنوان یہ ہے۔ کہ اگر امام مقتدی کو جو کہ بائیں طرف کھڑا ہو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کھڑا کر دے۔ کیا ان کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ امام بخاری فرماتے ہیں نماز ٹوٹنے کا کیا سوال ہے۔ بلکہ صلاتہما ان دونو کی نماز مکمل ہو جائے گی یعنی مقتدی اور امام کی نماز پورے طور پر ادا ہو گی یہاں پر شارحین حیران ہیں۔ کہ امام بخاری نے یہ کیا کہہ دیا۔ فقہاء تو اس جھگڑے میں پڑے تھے۔ کہ آیا کھجلانے وغیرہ سے نماز ناقص تو نہیں ہو جاتی۔ مگر امام بخاری نے یہ کہہ دیا کہ کھجلانے کا کیا ذکر امام کے بحالت نماز مقتدی کو بائیں طرف سے دائیں طرف کھڑا کر دینے سے دونو کی نماز کامل ہو جاتی ہے

نماز کا کمال

درحقیقت شارحین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مقصد کو سمجھے نہیں۔ وہ یہ سمجھانا چاہتے ہیں۔ کہ ظاہری حرکتوں کے کم و بیش ہونے سے نماز کامل یا ناقص نہیں ہوتی بلکہ نماز کا کمال اس بات میں ہے کہ مقتدی اپنے مقام پر کھڑا ہے اور امام اپنے مقام پر۔ امام کا مقام کیا ہے یہ کہ اس کی اطاعت ہر حالت میں کی جائے اور مقتدی کا مقام کیا ہے۔ یہ کہ۔ وہ امام کی ہر حالت میں اطاعت کرے۔ اگر کسی جماعت میں نماز کی یہ روح محفوظ نہیں۔ تو پھر کسی کی بھی نماز مکمل نہیں ہو گی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مطالبات

اس قدر تشریح کرنے کے بعد میں آپ کو ان تقریروں کے پیش نظر جو احباب نے اس وقت کی ہیں۔ ایک بات کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے آپ سے کچھ مطالبات کئے ہیں اور ان کا پورا کرنا آپ لوگوں کی مرضی پر چھوڑا ہے مطالبات کیا ہیں ہمارے امام کی نیتیں ہیں۔ جو اس نے ہماری تطہیر اور تزکیہ کے لئے باندھی ہیں۔ ہماری نمازیں اس وقت تک ساری کی ساری ناقص رہیں گی۔ جب تک ہماری نیتیں وہ نہ ہو جائیں۔ جو ہمارے امام کی نیتیں ہیں اور ہماری حرکات و سکنات امام کی حرکات و سکنات کے ساتھ وابستہ نہ ہو جائیں۔ یہ وہ سبق ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تشریح فرمائی۔ اور حقیقت میں یہی روح ہے ہماری نماز کی۔ اور یہی تقاضا ہے اس روح کا کہ ہم اپنے تمام اجتماعی کاروبار میں امام کے منشا اور مرضی کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔

مشکلات کا علاج

یہاں پر بعض کے دلوں میں خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے راستہ میں ان مطالبات کے پورا کرنے میں مشکلات ہیں۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں لیکن میں اس بات کے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ نیت کرنے میں کسی کے لئے کوئی مشکل ہے۔ یقین رکھیں کہ جو شخص صدق دل اور اخلاص سے نیت کرتا ہے اور اس کی نیت کے ساتھ دعائیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ وہ یقیناً۔ ایک دن اپنی نیتوں کو عملی جامہ پہنے دیکھ لے گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ صدق دل سے عاجزی اور خاکساری کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی بے بسی کو لکھتے ہوئے انسان کسی نیک بات کی نیت کرے اور وہ خدا جو کہ رب العٰلمین اور خالق الحب والنوٰی ہے جو اپنی ربوبیت سے ایک گٹھلی کو بڑھاتا ہے۔ انسان کی نیت کو بار آور نہ کرے۔

حضرت خلیفہ اول رضہ کا ایک واقعہ

نیت کے عجیب نتائج میں سے ایک بابرکت نتیجہ یہ ہے کہ مجھے کشمیر کی وادیوں اور ہمالیہ کی چوٹیوں پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ اور اس نیت کا تعلق ۲۲ سال قبل اس زمانہ کے ساتھ ہے۔ جب کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پڑھا کرتا تھا۔ مرزا برکت علی صاحب میرے ساتھ ان دنوں سبق میں شریک ہوتے ایک دن صبح مسجد مبارک میں نماز پڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی بیٹھک میں ہم دونوں پہنچے۔ حضرت خلیفہ اول رضہ سر جھکائے بیٹھے تھے۔ ابھی صبح کی تاریکی باقی تھی آپ کا سانس بھاری تھا تھوڑی دیر کے بعد آپ نے سر اٹھا کر فرمایا۔ آج ساری رات مجھے نیند نہیں آئی کچھ وقفے کے بعد پھر فرمایا ساری رات میں جاگتا رہا۔ اس غم و فکر میں کہ مسلمانوں کی نجات کیسے ہو گی۔ دجالی فتنہ شدت سے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں کی کئی حکومتیں برباد ہو گئی ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ تھوڑے وقفے کے بعد حسرت بھرے لہجے میں فرمایا قرآن مجید میں جو آیا ہے۔ تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا۔ پورا ہو گیا۔ بہت ہی بڑا فتنہ ہے۔ جس سے نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ پھر فرمایا خدا کا کلام پر حکمت ہوتا ہے۔ اور اس کے اندر ہی علاج بھی سمجھا دیا جاتا ہے یہ پہاڑی سلسلہ ہے۔ آپ نے کوہ ہمالہ سے شروع کرتے ہوئے بلوچستان اور ڈیرہ غازی خان کے سب پہاڑی سلسلے گنے اور فرمایا ان پہاڑی قوموں کے اندر کوئی جائے اور ان میں زندگی پیدا کرے۔ تو شاید ان میں حرکت پیدا ہو اور مسلمانوں کا بقیۃ الباقیہ کسی طرح بچ جائے اس قسم کی باتیں کرتے ہوئے آپ پھر خاموش ہو گئے اور تھوڑے سے وقفے کے بعد پھر فرمایا۔ آپ یہ کام کرنے کی نیت کریں اور کچھ نہیں تو نیت کا ثواب تو مل جائے گا۔ پھر آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ آپ نے نیت کر لی میں نے کہا حضور نیت کرلی ہے دعا فرمائیں۔ اس کے بعد مرزا برکت علی صاحب سے بھی یہی فرمایا۔

نیک نیت کی برکات

اس وقت سے ہمیشہ میرے مدنظر یہ مقصد رہا کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ تو میں ان قوموں میں کچھ خدمت کروں اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس نیت کی برکت ہی تھی۔ کہ کچھ تھوڑی سی خدمت کشمیر کی وادیوں میں مجھے کرنے کی توفیق ملی۔ ایسا ہی مجھے وہ وقت بھی یاد ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طلباء کو زندگی وقف کرنے کی دعوت دی اور میرے ساتھیوں نے نام پیش کئے۔ میں جھجکا اور ڈرا شاید عہد کو پورا نہ کر سکوں۔ بھائی محمود احمد صاحب نے مجھے ترغیب دی تو میں نے کہا نیت تو کر لی ہے میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان یہ معاملہ ہے۔ اور میں دعا کر رہا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے۔ چنانچہ ان دنوں مولوی شیر علی صاحب کے کمرے میں جہاں وہ ریویو کے مضامین لکھا کرتے تھے۔ میں جا کر اشراق کی نماز پڑھتا اور خدا کے حضور درد دل سے دعائیں کرتا۔ کہ مجھے اپنے عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ صاحبان جانتے ہیں۔ کہ مجھے مصر و شام میں جا کر تعلیم حاصل کرنے اور پھر تبلیغ کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔

دعاؤں میں لگ جاؤ

غرض نیت کرنے اور دعا کرنے کے راستے میں کوئی مشکلات نہیں۔ اور آج جبکہ ہمارے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مطالبات رکھے گئے ہیں چاہئے کہ ہم نیت کریں کہ ہم ان مطالبات کو پورا کریں گے۔ اور اپنی کمزوریوں کو مدنظر رکھتے

بقیہ صفحہ [illegible] کالم [illegible]

احرار ـــــ اور ـــــ انگریز

(از جناب رؤف صاحب ساحر بی۔ اے۔ لاہور)

مذہبی جماعتیں اور ظلم و ستم

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی شورش نے اس وقت نہ صرف پنجاب بلکہ ہندوستان بھر کی سیاسی۔ مذہبی اور اخلاقی فضا کو مکدر کر رکھا ہے۔ جذباتی پبلک اور سادہ لوح عوام احرار کے بے بنیاد دعووں اور لچھے دار تقریروں سے بزعم خود سمجھنے لگے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ اب چند دن کی مہمان ہے۔ اس لئے جس قدر زیادہ ان مظلوموں کو تنگ کیا جائیگا اسی قدر جلد ان کے مٹ جانے کا احتمال قوی ہوتا جائے گا۔ لیکن تاریخ عالم کے اوراق زبانِ حال سے شاہد ہیں۔ کہ ازل سے لے کر اس وقت تک تمام دُنیا کی متحدہ طاقتیں بھی ان جماعتوں کا کچھ بگاڑ نہ سکیں۔ جنہوں نے اپنا قصرِ حیات مذہب کی مستحکم بنیادوں پر قائم کیا۔ کسی مذہب یا کسی جماعت کے خلاف احتساب بٹھانا اور پھر انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بنانا بغیر کسی استثنےٰ کے ہمیشہ اسی مظلوم اقلیت کے استحکام اور تقویت کا باعث بنتا رہا ہے۔ جن قوموں کی آبیاری اُن کے مخلصین کے خون سے ہوئی۔ ان کی سرسبز و شاداب کھیتی مخالفت کی بادِ سموم کے تند و تیز جھونکوں میں بھی ہمیشہ لہلہاتی رہی۔

سیاسی شطرنج کے پیادے

اسی طرح آج اسی قسم کے نامساعد حالات اور ستم شعاری سے جماعتِ احمدیہ کو سابقہ پڑا ہے۔ کیونکہ اس کے خلاف احرار نے شورِ قیامت برپا کر رکھا ہے۔ لیکن کیا خوب ہوتا اگر یہ شور و غوغا کسی حقیقت پر مبنی ہوتا۔ کوئی صداقت ہوتی۔ جس کے بل پر یہ مقابلہ کیا جاتا۔ افسوس مذہب کے نام پر آج ہمارے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ کس قدر ستم ظریفی ہے۔ کہ ایک طرف تو یہ لوگ ہندو اکثریت کے آگے ناک رگڑ رگڑ کر کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ مسلم اقلیت سے بہتر سلوک کرے۔ لیکن اپنی اقلیت سے یہ بدترین سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ قطعاً کوئی مذہبی جنگ نہیں۔ بلکہ اس شورش کے پس پردہ سیاسی جذبہ کارفرما ہے۔ یہ پنجاب کے سیاسی شاطروں کی چالیں ہیں۔ جن کے باعث ان مولویوں کو شطرنج کے پیادوں کی حیثیت دیکر ہمارے سامنے لا کھڑا کر دیا ہے۔ اب یہ کوئی سربستہ راز نہیں رہا۔ تمام وہ پُر اسرار شخصیتیں ایک ایک کر کے منظر عام پر بے نقاب ہو رہی ہیں۔ جن کی کوششیں محض یہ ہیں۔ کہ مسلمانوں کے متعلق جماعتِ احمدیہ کی خدمات کو بے حقیقت کہتے ہوئے اور اپنے منہ میاں مٹھو بن کر آئندہ آئین میں طاقت حاصل کریں۔

احرار کی بے ڈھنگی چال

لیکن لطف یہ ہے۔ کہ جو بات کرتے ہیں وہ مضحکہ خیز۔ جو چال چلتے ہیں بے ڈھنگی۔ اور احمدیت کی دشمنی نے ان کے نام نہاد علم و فضل کا پردہ چند دنوں میں ہی چاک کر دیا ہے۔ مسٹر گابا اُٹھتے ہی کشمیر کپور تھلہ اور الور کی مہموں کو اپنے کارنامے بتاتے ہیں۔ ایسے علامہ سے یہ توقع نہ ہو سکتی تھی۔ کہ وہ ایک ایسی بات کہتے۔ جسے حقیقت سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ ان ریاستوں میں بے چینی کا فرو ہونا احرار کی کامیابی نہیں۔ بلکہ انگریز کی کامیابی ہے۔ مغلپورہ کالج کے خلاف شورش پیدا کی تو چائے کی ایک پیالی میں سفینۂ حریت کو ڈبو کر اسی انگریز پرنسپل کو جسے دُشمنِ دین حنیف بتایا جاتا تھا۔ اپنا محبوب سمجھ لیا۔ اور طلباء کی شکایات کا کوئی تدارک نہ کیا۔ کیا یہ احرار کی کامیابی تھی۔ یا انگریز کی ؟ کشمیر کے لئے کشمیر کمیٹی نے آئین کے دائرہ کے اندر رہ کر کام کرنا شروع کیا۔ احرار ہنگامہ آرائی کا موقع دیکھ کر میدان میں آ کودے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وزیر اعظم کا عہدہ ہندوستانی سے چھین کر ایک انگریز فوجی کرنل کو دے دیا گیا۔ احرار کی مرادیں بر آئیں۔ جن مقاصد کو لے کر اُٹھے تھے۔ وہ حاصل ہو گئے۔ سوچیت گڑھ وغیرہ کے تمام مورچوں کا خیال یک قلم دماغ سے اتر گیا۔ اور یہ مجاہدین غریب کسانوں اور مزدوروں کے خون سے ہاتھ رنگ کر گھروں کو واپس لوٹ آئے۔ اب کوئی کشمیر کا نام تک نہیں لیتا۔ ہاں کشمیر ایسوسی ایشن جس طرح پہلے آئین کے اندر رہ کر کام کر رہی تھی۔ خدا کے فضل سے اسی طرح اب بھی کر رہی ہے۔ سوچئے۔ یہ انگریز کی کامیابی تھی یا احرار کی۔

اور لیجئے۔ ریاست الور میں احرار نے اودھم مچایا۔ ہندوستانی وزیر اعظم کو ریاست سے نکلوایا۔ انگریز فوجی کرنیل وزیر مقرر کرایا اور پسپائی کا بگل بجا دیا۔ اس کے بعد کپور تھلہ کی باری آئی۔ کوئی حُر تو پانچ ہزار لے کر سلطانپورہ انکوائری کمیٹی کے حق میں پراپیگنڈا کرنے لگا۔ کسی نے چکمہ دے کر لوگوں کی چھاتیاں گولیوں سے چھلنی کروائیں۔ ہندو مسلمان ملازمین ریاست کو برطرف کرایا۔ سر دیوان عبد الحمید کو ریاست سے نکلوانا اور پھر انگریز فوجی کرنیل کو قلمدانِ وزارت دلانا کیا انگریز کی سیاسی کامیابی ہے یا احرار کی ؟ ان لوگوں نے تو جہاں ہاتھ ڈالا۔ فوجی کرنیل کو ہی لا کر رہے۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا مسٹر گابا ایسے عالی دماغ کو ایسی بہکی بہکی باتیں کر کے خواہ نخواہ سمجھدار طبقہ میں اضحوکہ بننے کا شوق کیوں چرایا۔ غرض جہاں بھی احرار کا نامسعود قدم پہونچا۔ وہاں انگریز کی ہی فتح ہوئی۔ اور یہ ہیں وہ کارنامے جن پر مسٹر گابا وغیرہ کو ناز ہے۔ یہ لوگ عجب سینہ زور واقع ہوئے ہیں۔ جس کا کھاتے ہیں۔ اُسی کا بگاڑتے ہیں مگر بالواسطہ یا بلا واسطہ کام انگریز کا کرتے ہیں

احرار بزعم خود اس وقت بڑے بڑے عزائم و مقاصد لیکر اُٹھے۔ ایک طوفانِ بے تمیزی ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے خلاف انہوں نے برپا کر رکھا ہے۔ مگر وہ یاد رکھیں جماعت احمدیہ اس طوفانِ مخالفت میں اور اس کے بعد بھی انشاء اللہ اسی طرح اعلائے کلمۃ الحق کے لئے سرگرم رہے گی۔ جس طرح روزِ اول سے چلی آ رہی ہے۔ ہاں افسوس ہے۔ تو یہ کہ احرار ایک فضول جد و جہد میں نہ صرف قوم کا روپیہ ضائع کر رہے ہیں۔ بلکہ اپنے اور عوام الناس کے اخلاق بگاڑ رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ حاشا و کلّا ان کی شورش سے پرِکاہ کے برابر بھی خائف نہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہے۔ کہ فتح و کامرانی اس کے لئے یقینی ہے۔ اور احرار کی نامرادی لازمی۔

احرار کون ہیں

ہم ان "وحدتِ ملی" کے اجارہ داروں سے پوچھتے ہیں۔ تم آخر ہو کون۔ تمہیں آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کی نیابت کا پٹہ کس نے لکھ دیا۔ وہ کونسی خدمت ہے۔ جس کے صلہ میں تمہیں نمائندگی کا حق دیا گیا۔ کیا مغلپورہ کالج۔ کشمیر الور اور کپور تھلہ کے "کارناموں" کے صلہ میں یہ حق مانگتے ہو۔ نہرو رپورٹ کے وقت قوم کی رائے عامہ کی تم نے مخالفت کی۔ سائمن کمیشن کے موقعہ پر تم گوشۂ گمنامی میں دبکے بیٹھے رہے اب جب دوبارہ خدمت کا وقت آیا۔ تو خانہ جنگی اور انتشار پیدا کر دیا۔ اگر تمہاری کوئی حقیقت ہے۔ تو بس یہ کہ تمہیں اس ہاتھ سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ جو اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنے کی احمقانہ غلطی کا ارتکاب کرے۔

ہندوؤں اور بدھوں کے مذہبی عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دونوں کی تہذیب میں بُعد المشرقین ہے۔ دونوں کا تمدن جُدا جُدا ہے۔ لیکن محض "وحدت ملی" کو برقرار رکھنے کے لئے بھکشو اوٹاما کو مہاسبھا کا صدر مقرر کیا جاتا ہے۔ تاکہ یہ دو متضاد قومیں جن کا اختلاف ہندوستان کی تاریخ کا خونیں باب ہے۔ اس وقت متحدہ محاذ قائم کر کے مسلمانوں کا مقابلہ کر سکیں۔ لیکن احراریوں کو دیکھئے۔ اپنے ہاتھوں مسلمانوں کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔

میں آخر میں مسلم مدبرین کی خدمت میں ملتجی ہوں۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس فتنہ کے عواقب پر غور کریں۔ ابھی کچھ نہیں گیا۔ وقت ہے۔ محض تھوڑی سی اخلاقی جرأت درکار ہے

بقیہ صفحہ ۷

ہوئے دعاؤں میں لگ جائیں۔ تا وہ قادر مطلق خدا اپنے فضل و رحم سے ہماری نیتوں کو بار آور فرمائے۔

تلافیٔ مافات

میں بھی یہ نیت کر چکا ہوں کہ ایک سال کی رخصت لیکر اپنے خرچ پر ہندوستان سے باہر جہاں حضور مجھے حکم دینگے۔ تبلیغ کیلئے جاؤنگا۔ اگرچہ حضور کا مطالبہ تین سال کا ہے۔ مگر رخصت کے حق کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے سر دست ایک سال کی نیت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے یہ توقع رکھتے ہوئے کہ وہ باقی دو سال کی توفیق عطا کردیگا۔ کیونکہ بندہ اگر اسکی طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو وہ دو بالشت اسکی طرف بڑھتا ہے میں کشمیر کے سفروں کے بعد بیمار رہا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبے بہت دیر کے بعد پڑھنے کا موقعہ ملا۔ جہاں میں نے اپنی کمزوریوں کی

حضرت امیر المومنین سے عقیدت و اخلاص کا اظہار

چندہ تحریک جدید میں جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی شرکت

سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کے سلسلہ میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ بیرون ہند کی بعض جماعتوں کی درخواست پر حضور نے ان جماعتوں کو چندہ تحریک جدید کی فہرستیں ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء تک مرکز میں بھیجنے کی منظوری فرما دی ہے۔ اس لئے بیرون ہند کی جماعتیں یا افراد جو اپنے وعدہ چندہ تحریک جدید کی فہرست اپنے مقامی ڈاک خانہ میں ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء تک ڈال دیں۔ پیشتر ازیں دو اقساط میں۔ بیرون ہند کی جماعتوں کی مجموعی رپورٹ دی جا چکی ہے۔

اس کے بعد جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی متعدد رپورٹیں اور فہرستیں سیدنا حضرت امیر المومنین کی طرف سے دفتر میں موصول ہو چکی ہیں۔ جن کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ امریکہ میں صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی۔ ایم۔ اے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ان کو جب سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کی اطلاع ملی۔ تو انہوں نے اسی وقت نہ صرف اپنی رقم۔ ۴۰ ڈالر یا ایک سو روپیہ نقد ارسال کر دیا۔ بلکہ مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ اس مبارک تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے جماعتہائے احمدیہ امریکہ کا دورہ کریں تاکہ حضور کی تحریک کے جاننے سے ہر فرد کو واقف کریں ان سے اس اہم فرض کو سرانجام دینے کیلئے وعدے لیں چنانچہ انہوں نے جیسا کہ ان کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ دن رات ایک کر کے نہایت جانفشانی سے یہ کام کیا۔ اور متواتر دو ماہ اس کام میں صرف کئے۔ ان کی رپورٹوں کی بنا پر امریکہ کی احمدی جماعتوں کے وعدوں کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

	نام جماعت	رقم موعودہ ڈالروں میں	تعداد افراد	مرد	عورت
۱	شکاگو	۲۴۲ — ۵۰	۲۷	۱۳	۱۴
۲	کلاولینڈ	۱۲۶ — ۰	۵۱	۳۷	۱۴
۳	سنسیناٹی	۹۲ — ۵۰	۱۹	۱۶	۳
۴	ڈیٹون	۷۲ — ۵۰	۲۶	۱۵	۱۱
۵	انڈین پولیس	۵۴ — ۲۵	۱۳	۸	۵
۶	ڈیٹرائٹ	۱۳۴ — ۰	۱۱	۵	۶
۷	گلرز	۳۵ — ۰	۳	۳	۰
۸	سید عبد الرحمٰن صاحب	۱۲۰ — ۰	۱	۱	۰
۹	مولانا صوفی مطیع الرحمٰن صاحب	۴۰ — ۰	۱	۱	
۱۰	جماعت پیٹرزبرگ	۱۰۰ — ۰	تفصیل نہیں ملی اگلی ڈاک میں آ جائیگی		
	میزان	۹۸۷ — ۷۵ ڈالر	۱۶۲	۱۰۹	۵۳

اس نقشہ سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ امریکہ سے ۹۸۷/- ڈالر یا قریباً تین ہزار روپیہ کے وعدوں کی فہرستیں موصول ہو چکی ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ نے مبلغ امریکہ کو نہایت شاندار اور عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی ہے۔ جو حضرت امیر المومنین کی خاص توجہ اور دعا کا نتیجہ ہے۔

امریکہ کی احمدی جماعتوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کا نہایت شرح صدر سے لبیک کہتے ہوئے نہ صرف اپنے اخلاص اور دین سے محبت کا بین اور واضح ثبوت پیش کیا ہے۔ بلکہ صوفی صاحب کی شاندار کامیابی اور جماعتوں کی اعلیٰ تربیت کا بھی بدیہی ثبوت پیش کیا ہے۔ پس صوفی صاحب موصوف کی خدمت میں ان کی اس شاندار کامیابی پر ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کیا جاتا ہے۔ اور دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور احمدی جماعتوں کو اخلاص اور محبت میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ امریکہ کی جماعتوں کے ہر فرد کو جس نے اس تحریک میں حصہ لیا۔ حضرت امیر المومنین کی دعا اور اظہار خوشنودی کی اطلاع دی جاتی ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے وعدوں کی نسبت صوفی صاحب موصوف نے لکھا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ جون کے اخیر یا جولائی کے شروع میں ان کا ایفا ہو جائیگا چنانچہ اس فہرست کے ساتھ ہیں ڈالر یا ۵۰ روپیہ کا چک موصول ہو چکا ہے۔ بیرون ہند کی دوسری جماعتوں اور ہندوستان کی ہر ایک جماعت سے جن کی طرف رقم واجب ہے۔ التماس ہے۔ کہ جلد سے جلد اپنے وعدوں کا ایفا کر کے ثواب حاصل کریں۔

ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کو اس لئے خاص توجہ کر کے اپنے وعدے پورے کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ ان کے پہلے سال کے ختم ہونے میں صرف پانچ ماہ باقی ہیں۔ جو احباب اس میعاد میں اپنا وعدہ کسی نہ کسی وجہ سے پورا نہ کر سکیں گے۔ مجبوراً ان کا نام مطالبہ کرنے والوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کرنا پڑے گا۔ جو نہایت ناگوار فرض ہے۔ پس جماعتیں اور افراد اپنے وعدے پورے کرنے کی طرف توجہ کریں۔ نیز زمیندار جماعتیں بھی ماہ جون میں اپنی فصل سے اپنے عہد کو جو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور کیا ہے۔ پورا کر کے ثواب لیں۔ خاکسار:۔ برکت علی خان فنانشل سکرٹری چندہ تحریک جدید

راولپنڈی میں ہولناک آتشزدگی

راولپنڈی ۳ جون۔ آج راولپنڈی کے راجہ بازار میں ہیبت ناک آتش زدگی وقوع پذیر ہوا۔ معلوم ہوا ہے۔ صبح پونے پانچ بجے کے قریب ایک حلوائی کی دوکان کو اتفاقاً آگ لگ گئی۔ جس پر قابو نہ پایا جا سکنے کی وجہ سے ۱۲ متصلہ دوکانیں بھی جل کر راکھ ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ سے متجاوز ہے۔ شہر و چھاؤنی کے فائر بریگیڈ نے بمشکل تمام ۱۲ بجے تک آگ کو فرو کیا۔ اس سنسنی خیز وقوعہ سے اہالیان بلدیہ کے قلوب پر خوف طاری ہے۔ ہمیں مصیبت زدہ اصحاب سے گہری ہمدردی ہے۔ اور بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا گو ہیں۔ کہ ؎

اے رحیم و دستگیر و رہنما   اے کہ در دست تو فضل است و قضا

سخت شورے اوفتاد اندر زمین   رحم کن بر خلق اے جاں آفریں

کاش۔ کہ یہ الم ناک حوادث جو جگہ بہ جگہ رونما ہو رہے ہیں۔ لوگوں کے دیدہ عبرت وا کریں۔ (نامہ نگار)

ایک ضروری اصلاح

اخبار الفضل مجریہ ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء میں زیر عنوان "راولپنڈی میں غیر مبایعین سے مناظرہ" ایک فقرہ غلطی سے یوں لکھا گیا ہے۔ کہ "ہر دو فریق کی طرف سے انتظام کے لئے حصول اجازت کی درخواست پولیس میں دی گئی تھی۔ لیکن افسوس۔ کہ تاریخ مناظرہ سے ایک روز پہلے ہی پولیس نے پبلک تحریری حکم کے ذریعہ مناظرہ بند کرا دیا" اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ ہر دو فریق نے طے کردہ مناظرہ گاہ کے استعمال کی اجازت حاصل کرنے کے لئے سکرٹری صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کو ایک مشترکہ درخواست دی تھی انہوں نے مشروط اجازت دیتے ہوئے یہ لکھ دیا اور سوال کیا کہ کوئی اعتراض نہ ہو تو اجازت فریقین نیز پنڈت صاحب پولیس راولپنڈی کی بھی ہو پنڈت صاحب پولیس نے مناظرہ سے ایک روز قبل فریقین کو بلا کر مناظرہ بند کرنے کا حکم دیدیا اور اگلے روز صبح ہی پولیس نے بذریعہ نوٹس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری برائے امتناع مناظرہ بنام سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی برائے تعمیل پہنچا دیا۔ خاکسار۔ ایم۔ اے۔ ایاز سکرٹری تبلیغ۔ انجمن احمدیہ راولپنڈی

تخفیف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بموجب کہ دواؤں کی قیمت کم ہونی چاہیئے۔ ہم نے عرق نور کی قیمت عہ فی شیشی یا پیکٹ کی بجائے عہ کر دی ہے۔

تاکہ ضرورت مند احباب آسانی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر آپ کو یا آپ کے عزیزوں کو بڑھی ہوئی تلی ضعف جگر۔ یا معدہ یرقان۔ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار یا کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہے۔ تو عرق نور مجرب المجرب ثابت ہوگا۔

موسمی بخار کے ایام میں اس کا استعمال بخار کو روکتا ہے مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔

عورتوں کی پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کے لئے لاجواب دوا ہے۔ ماہواری خرابی۔ قلت خون اور درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بناتا ہے فہرست مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان

میلاد النبی صلعم کی خوشی میں خاص رعایتی اعلان

سوداگران و دیگر عام شائقین کٹ پیس کیلئے نادر موقع

یکم جون سے ۱۵ جون ۱۹۳۵ء تک کے لئے۔

ہم نے خاص عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں حسب ذیل بنڈل تیار کئے ہیں جو کہ یکم سے 15 جون تک سپلائی کئے جاویں گے۔ اس کے بعد یہ بنڈل کسی قیمت کو بھی نہیں ملینگے۔ اگر آپ خاطر خواہ منافع پیدا کرنا چاہتے ہیں یا اپنی خانگی ضرورت کیواسطے منگا کر خاص فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو جلد سے جلد آرڈر روانہ کر دیں۔ ہم آپ کو یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ فرم بفضل خدا ایک ناچیز شیدائے رسول مقبول صلعم کی ہے۔ جو کہ دل سے ہر تقریب عید پر ہر ایک مسلمان بھائی کو فائدہ پہونچانا چاہتا ہے **۷۸۶ عید بنڈل** وزن 15 پونڈ قیمت -/25 روپیہ اس بنڈل میں کریپ سلک پھولدار کریپ سلک رنگین۔ بلین یا بلین دھاری والا برائے مردانہ قمیص۔ جارجٹ سلکی پھولدار۔ جالی ساٹن۔ سلکی پھولدار چھینٹ۔ یا بلین برائے زنانہ شلوار گون فراک وغیرہ۔ چھینٹ باریک۔ بسکو۔ وائل پھولدار۔ لٹھ وغیرہ وغیرہ۔ ٹکڑے ایک گز سے 6 گز۔ عموماً تمام ٹکڑے تین چار گز۔ دو گز۔ چھ گز کے ایک گز کے بہت کم قیمت 15 پونڈ مبلغ -/25 روپیہ۔ پیکنگ وغیرہ بذمہ خریدار **نوٹ**:۔ آرڈر کے ہمراہ ۱/۴ چوتھائی قیمت پیشگی آنی بالکل ضروری ہے بغیر پیشگی آرڈر دینا فضول ہوگا۔ رعایت پر رعایت کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ رجسٹری۔ مزدوری خرچ معاف ہوگا ضروری **نوٹ**:۔ آپ جس قدر بھی بنڈل ایک ساتھ منگوائیں گے۔ اُسی قدر آپ کو فائدہ بھی زیادہ ہوگا۔ یہ بھی خبر کر لیجئے۔

Manager:—
THE FIT COAT Co.
KARACHI.

مینجر دی فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹ کراچی

دُنیا تو موتی سُرمہ کے ہی گیت گا رہی ہے

کس نمی گوید کہ دوغ من ترش است۔ یہ ایک مشہور ضرب المثل ہے اسلئے اگر میں اپنی چیز کی تعریف کروں تو یہ کوئی خوبی نہیں ہے بلکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ دیکھئے، لوگ موتی سرمہ کے متعلق کیا کہتے ہیں۔

جناب مکرم و معظم شاہی حکیم حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان کی رائے

شاہی حکیم حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے صاحبزادگان تحریر فرماتے ہیں کہ

"پچھلے دنوں عزیز عبد الباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی سخت تکلیف تھی اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ اور سُرمے استعمال کئے گئے۔ کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا۔ در حقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے۔"

بلاشبہ آج دنیا مانتی ہے کہ موتی سرمہ ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے لہٰذا آپ کو ہمیشہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مغالطہ میں پڑ کر سونے کی جگہ ملمع خرید لیں اور بعد میں کف افسوس ملیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ) محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر البدن دُنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے کیونکہ دل میں نئی امنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا بس اس اکسیر کا ہی کام ہے ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے، محصولڈاک علاوہ

ڈاکٹر صاحبان اکسیر البدن کی ہی سفارش فرماتے ہیں

چنانچہ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی ایم ڈی ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے غیر معمولی فائدہ ہوا۔ جس کیلئے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں"

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر نور اینڈ سنز تو دہ بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور**

بیکاروں کیلئے زریں موقعہ

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کو ایسے محنتی اور دیانتدار تعلیم یافتہ اشخاص کی ضرورت ہے جو کہ معقول کمیشن پر کمپنی کے حصص فروخت کا کام کریں۔ جو دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ فی الفور اپنی درخواستیں بوساطت مقامی امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کمپنی کو بھجوا دیں۔ شرائط کا تصفیہ بذریعہ خط و کتابت یا زبانی کیا جا سکتا ہے۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

کوئٹہ میں زلزلہ سے ہولناک تباہی

شملہ ۳ رجون۔ کوئٹہ کے زلزلہ کے متعلق ۲ رجون تک سرکاری ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کی بناء پر گورنمنٹ ہند نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔ "کل سارا دن وقتاً فوقتاً زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ مزید جان و مال کے نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ کوئٹہ کی چالیس ہزار آبادی میں سے ۲۶ ہزار اشخاص ہلاک ہوگئے ہیں۔ اور بیس ہزار لاشیں ابھی ملبہ کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ پانچ ہزار اشخاص کی لاشیں نکالی گئی ہیں۔ جنہیں یا جلا دیا گیا ہے یا دبا دیا گیا ہے۔ چمن۔ لورالائی اور فورٹ سنڈیمن میں زلزلہ کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ گرد و نواح کے چند دیہات میں سے ۷۰ فیصدی اشخاص یا ہلاک ہوگئے ہیں۔ یا زخمی۔ مستنگ اور جیلی کے دیہات بالکل تباہ ہوگئے ہیں۔ اس وقت گورنمنٹ کی طرف سے جن لوگوں کو خوراک مہیا کی جارہی ہے ان میں ۷۰۰ برطانوی فوجی سپاہی اور تیس ہزار ہندوستانی شامل ہیں۔ خوراک کا خاطر خواہ انتظام ہے بچوں کے لئے دودھ بھی مل جاتا ہے۔ ٹینوں میں بند دودھ۔ گوشت اور برانڈی تقسیم کی جارہی ہے۔ خلالین۔ پٹیاں۔ آیوڈین اور زخمیوں کے علاج کے لئے دیگر سامان بڑی تعداد میں بھیج دیا گیا ہے۔ سینکڑوں میڈیکل طلباء ۵۰ نرسیں اور جنرل ہسپتال کا سٹاف بھیجنے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

تقریباً ۵۰۰ سو اشخاص کو کل کوئٹہ اور گرد و نواح کے اضلاع سے نکالا گیا ہے۔ انہیں ریلوے سٹیشن پر خوراک مہیا کی گئی۔ ان روح فرسا حالات کے باوجود لوگوں کا رویہ نہایت اعلیٰ تھا۔ لوگ مقامی حکام سے پورا تعاون کر رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ وائسرائے کی اپیل کا حوصلہ افزا جواب ملے گا۔

لاہور ۴ رجون۔ آج کوئٹہ سے سوا نو بجے کے قریب چار صد زخمیوں اور بے سروسامان لوگوں سے بھری ہوئی ٹرین آئی۔ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ان لوگوں کو جو چلنے پھرنے کے ناقابل تھے۔ سٹریچروں پر ڈال کر لاریوں میں لٹا یا گیا۔ بہتوں کی ٹانگیں اور بازو ٹوٹے ہوئے تھے۔ کئی اشخاص کی دوسری ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں۔ ان کے علاوہ تیس چالیس کے قریب زخمی بے ہوش تھے۔ زخمیوں کو لاریوں ٹانگوں اور ایمبولینس کاروں میں ڈال کر رائے بہادر رام سرنداس کی کوٹھی۔ خیراتی رام مول چند ٹرسٹ ہسپتال ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوسٹل سناتن دھرم کالج ہوسٹل۔ اسلامیہ ہائی سکول۔ میو ہسپتال۔ لچھے شاہ خیراتی ہسپتال وغیرہ میں لے جایا گیا۔ پانچ بجے شام کے بعد کچھ آدمی عام ٹرین سے کوئٹہ سے لاہور آئے۔ ان میں کچھ تندرست تھے کچھ زخمی۔ ساڑھے نو بجے کے قریب کوئی تیرہ چودہ بوگیوں پر مشتمل ایک اور سپیشل ٹرین آئی۔ مسافروں کی شکل سے عجیب حیرت مایوسی اور اداسی برس رہی تھی۔ ایسا معلوم ہورہا تھا۔ کہ یہ انسانوں کا قافلہ عام انسانوں کی دُنیا سے نہیں آیا۔ ان کی نگاہوں میں اس قدر وحشت اور اجنبیت تھی۔ کہ کچھ دیر تک یہ معلوم ہوتا رہا۔ کہ یہ لوگ کسی اور دُنیا سے آئے ہیں۔ جہاں فطرت انسان کی دوست نہیں بلکہ دشمن ہے۔ سپیشل ٹرین میں ڈیڑھ ہزار سے زیادہ آدمی تھے۔ جن میں عورتیں بچے بوڑھے اور جوان بھی تھے۔ کوئی بیس مجروحین کو سٹریچروں پر اُتارا گیا۔ پانچ چھ درجن آدمی ایسے تھے جنہیں معمولی ضربات آئی تھیں۔ اس کے علاوہ بہت آدمی ایسے تھے۔ جنہیں جسمانی طور پر زلزلے سے کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ پلیٹ فارم پر رنج۔ درد۔ کرب۔ حسرت۔ بیتابی۔ پریشانی۔ یتیمی بیوگی کس مپرسی اور زبوں حالی کے ایسے ایسے جانسوز منظر تھے۔ جو حیطۂ قلم سے باہر ہیں۔ لوگ اتنے بدحواس تھے۔ کہ بمشکل اپنا نام بتاتے تھے۔

تازہ ترین پیغام مظہر ہے۔ کہ ۵۰۰ اشخاص کو ملبہ کے نیچے سے زندہ نکالا گیا۔ جنہیں طبی امداد کے لئے پنجاب بھیجدیا جائیگا شہر سے بدبو آنی شروع ہوگئی ہے۔ اس لئے کوئٹہ شہر کو خالی کیا جارہا ہے۔

لاہور ۳ رجون۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ کوئٹہ میں کل دو بجے کے قریب پھر جھٹکا محسوس ہوا۔ جس کا اثر سبی میں بھی محسوس کیا گیا۔ کول پور سٹیشن احتیاطاً گرادیا گیا ہے۔ اور سبی کے متعلق بھی خطرہ محسوس کیا جاتا ہے۔

گجرات ۳ رجون۔ کوئٹہ کے زلزلے سے ضلع گجرات کا بھاری نقصان ہوا ہے۔ پنجاب رجمنٹ کا ایک دستہ جس میں اس ضلع کے بہت سے آدمی تھے۔ کوئٹہ میں ٹھہرا ہوا تھا ۱۲ بجے کوئٹہ سے جو گاڑی یہاں پہونچی۔ لوگوں نے اس کے مسافروں سے سوالات کی بوچھاڑ شروع کردی۔ لیکن وہ انہیں خاص واقفیت بہم نہ پہونچا سکے۔

کوئٹہ سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ فوج لاشوں پر تیل اور پٹرول ڈالکر جلا رہی ہے۔ لیکن یہ کام مشکل ہوگیا ہے۔ کیونکہ ملبہ کے نیچے سے بدبو آرہی ہے۔ سپاہی ناک بند کرکے کام کر رہے ہیں۔ کل ایک گاڑی سریاب کے نزدیک پہونچ رہی تھی۔ کہ زلزلے سے گاڑی ناچنے لگی۔ مسافروں نے مارے خوف و ہراس کے چلتی گاڑی سے چھلانگیں لگانی شروع کردیں۔

شملہ ۳ رجون۔ مزید اطلاعات مظہر ہیں کہ ضلع مستنگ میں دس ہزار اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے۔ ان میں دو ہزار مستنگ ٹاؤن میں ہلاک ہوئے۔ ڈفرن ہسپتال بالکل تباہ ہوگیا ہے۔

سرگودھا ۲ رجون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ نوشہرہ تحصیل خوشاب کے علاقہ میں ۱۵ ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے کہرام مچایا ہوا ہے۔ گروہ نے تقریباً سات قتل کئے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے دیگر اضلاع سے پولیس فورس منگوائی ہے۔ اور اس گروہ کا سراغ لگا رہے ہیں۔

ضروری خبریں!

لنڈن پنجم جون۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر گبسن کمشنر سندھ کو ہی صوبہ کا پہلا گورنر بنایا جائیگا۔ ہندوستان کے آئندہ وائسرائے کے متعلق اگلے ہفتہ فیصلہ کیا جائے گا۔ امیدواروں میں لارڈ لنلتھگو سٹاف ... ایتھرق اور مسٹر ... سے مسکڈانلڈ کا نام لیا جارہا ہے۔ لارڈ لنلتھگو کی کامیابی کی زیادہ امید ہے۔

لنڈن ۲ رجون۔ ملک معظم کی حالت قدرے بہتر ہے۔ آپ ملکہ معظمہ کے ساتھ بکنگھم محل کے گرجا میں دُعا میں شریک ہوئے۔

لنڈن ۲ رجون۔ اس ہفتہ انڈیا آفس میں کوئٹہ کے زلزلہ کے متعلق لوگوں کے سوالات کا جواب دینے کے لئے سٹاف میں زیادتی کی گئی ہے۔ ہزاروں لوگ ٹیلیفونوں پر سوالات دریافت کر رہے ہیں۔ اور کئی خود آکر اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔

پٹنہ ۲ رجون۔ صُوبہ بہار میں سرگرمی سے کانگرس ممبروں کی بھرتی کی جارہی ہے۔ بہار سب ڈویژن میں ۷۰۰ ممبر بھرتی ہوگئے ہیں۔ چمپارن میں ۳۱ رمئی تک چار ہزار ممبر بن گئے ہیں۔

وی آنا۔ سبھاش چندر بوس کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ ہے۔ کہ ان کی صحت رُو بہ ترقی ہے۔ آجکل صرف صبح کے وقت وہ چل پھر سکتے ہیں۔

راولپنڈی ۳ رجون۔ آج صبح راجہ بازار میں ہولناک آتشزدگی رونما ہوئی جس میں سے زائد دکانیں بالکل جل گئی ہیں۔ نقصان کا اندازہ چار پانچ لاکھ روپے کیا جاتا ہے۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ مگر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آگ لگنے کی تہ میں کچھ راز ہے

کپورتھلہ ۳ رجون۔ وزیر اعظم کپورتھلہ دو ماہ کے لئے شملہ میں رہیں گے۔ ان کی غیر حاضری میں لالہ دوارکا داس پرسنل اسسٹنٹ چیف منسٹر ریاست کے نظم و نسق کے انچارج رہیں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔